دیوبندیوں کی

۵۱ تحریفات

آیات قرآن

المرتب

ابوعذرا محمد نعیمُ الدّین رفعتؔ

دیوبندیوں کی

۵۱ تحریفات

آیاتِ قرآن کریم

مرتب

ابوعذرا محمد نعیم الدّین رِفعت

نام کتاب............دیوبندیوں کی ۵۱ تحریفاتِ آیات قرآن
مرتب.............ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعت
ناشر..............ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں
نظر ثانی............ حضرت علامہ مفتی اصغر علی مصباحی سیوانی صاحب قبلہ
معاون............. محب گرامی محترم رمضان رضا ماتریدی صاحب قبلہ
معاون............. حضرت مولانا قاری شمشاد احمد کمالی امجدی صاحب قبلہ
سن اشاعت..........۲۰۲۰ء
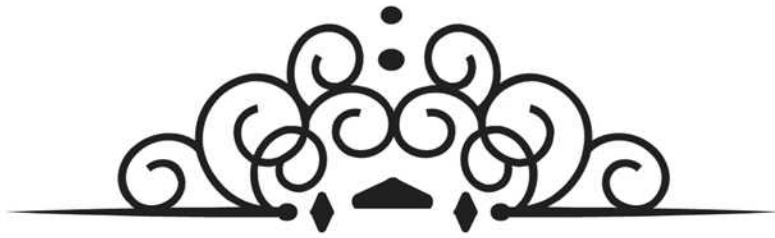
پیارے سنّیو!

بد عقیدوں کے مکر و فریب سے بچنے اور ایمان و عقیدے کی تحفظ کے لئے علماء اہل سنت کی کتابوں کا مطالعہ لازمی کرتے رہیں۔

فہرست

فہرست محرفین

فہرست محرفین

شرفِ انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنت، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت

الشاہ امام احمد رضا خان

محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

اور ان کے جملہ خلفاء و جانشین کے نام

اور

ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت، رئیس التحریر حضرت

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

وجملہ علماء اہل سنت و متلاشیان حق کے نام

کلام اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

محترم قارئین کرام!

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف القادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

"بلا قصد غلط قرآن پڑھنے پر کسی کو محرف قرآن ٹھہرانا دین و دیانت سے ہاتھ دھونا ہے۔ ایسا بہت ہوتا ہے کہ بھول چوک کر بلا قصد و اختیار قاری سے غلطی ہو جاتی ہے سامع اگرچہ حافظ ہوتا ہے مگر اس غلطی پر بعض اوقات وہ بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ نماز پنجگانہ، تراویح میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ امام کو تشابہ لگ جاتا ہے مقتدیوں میں حافظ بھی ہوتے ہیں مگر انہیں اس غلطی کا پتہ نہیں چلتا۔ محض اس بناپر کہ امام کو سہو ہوا تشابہ لگا دنیا کا کوئی خدا ترس مفتی اسے تحریف قرآن ٹھہرا کر امام یا مقتدی کو نہ کافر کہتا ہے نہ فاسق اس لئے کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے رفع عن الخطاء والنسیان میری امت سے بھول چوک معاف ہے" (تحقیقات، ص۹۵،۹۶)

نیز فرماتے ہیں کہ

"اگر سہوًا قرآن مجید میں غلطی کرنے والے کو محرف قرآن ٹھہرایا جائے تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان مشکل سے ملے گا جو محرف قرآن نہ ہو سوچئے۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس سے غلطی نہیں ہوتی کون اس سے مبرا ہے۔" (ایضاً ص۹۶)

تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب "تحقیقات" اور علماء اہلسنت کی دیگر کتب سے رجوع کریں۔

علماء اہلسنت و جماعت سے التجا

احقر کی اس مختصر تحریر کو ادبی معیار پر جانچنے یا ربطِ کلام پر غور و فکر کرنے کے بجائے دلائل کی مضبوطی واستحکام کو دیکھیں... نیز تصحیح النقل کا پورا خیال رکھا گیا ہے تاہم اگر بتقاضائے بشریت کسی قسم کی غلطی ہو گئی ہو تو اس کو میری ذاتی غلطی قرار دے کر اصلاح فرما سکتے ہیں، ان شاء اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ احقر کو غلطی پر فوراً رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔

ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعتؔ

khidmatekhalque639@gmail.com

ایک نظر ادھر بھی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ۞ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ۞ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن ۞

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اس شخصیت کا نام ہے کہ جس سے دین دیوبندیت کے ہر للّو پلّو لنگڑے لولے کو بغض و عناد ہے اور بعض تو وہ ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے آپ علیہ الرحمہ پر زبان طعن دراز کرنا مقصد زندگی سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے اکابرین نے باوجود اختلاف کے کبھی زبان درازی کی جرات نہ کیں۔ دیوبندیوں کی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بغض و عناد کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ علیہ الرحمہ نے ان کے اکابرین کی گستاخیوں کی نشاندہی فرمائی۔۔۔ لیکن آگاہی کے بعد بھی انہوں نے رجوع و توبہ کر کے اپنا مخلص ہونا ثابت نہ کیا۔۔۔ تو اب مجبوراً اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے علماء حرمین شریفین سے فتویٰ حاصل کیا اور "حسام الحرمین" کے نام سے شائع فرمایا۔ بس پھر کیا تھا ایوان دیوبندیت میں زلزلہ برپا ہو گیا اور تب سے لے کر اب تک دیوبندیوں کی جانب سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر الٹے سیدھے اعتراضات و الزامات اور بہتان و افتراء کئے جا رہے ہیں۔ جو محض ان دیوبندیوں کی اپنی کوتاہ فہمیاں ہوتی ہیں جن کا علماء اہلسنت نے بارہا جواب دیا اور ان کی بد فہمیوں کو آشکار کیا۔ انہی الزامات و افتراء میں سے ایک ہے "تحریف قرآن" کا الزام، چنانچہ دیوبندیوں کے رسالہ "نور سنت کا ترجمہ کنزالایمان نمبر" میں منیر احمد اختر جہانیاں منڈی جسے "رئیس المناظرین" کے لقب سے ملقب کیا گیا ہے، اس نے اپنے ایک مضمون بنام

"احمد رضا محرف قرآن" لکھ کر کل آٹھ آیات قرآنیہ میں تحریف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح نجیب اللہ عمر دیوبندی نے رسالہ "راہ سنت" میں قسط وار مضمون بنام "ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ" لکھا اور کل پندرہ آیات قرآنیہ میں تحریف کا الزام لگایا۔ علاوہ ازیں محمود ندوی کیرانوی نے اپنی کتاب "بریلویت کی خانہ تلاشی" میں بھی چند آیات پیش کئے دیوبندیوں کی دیگر کتب میں بھی انہی چند آیات کو الگ الگ انداز میں پیش کر کے الزام تحریف لگایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ غلطیاں کاتب یا کمپوزنگ کی غلطیوں اور ناشر کتب کی غفلت سے وجود میں آئی ہیں۔ جنہیں دوسرے ایڈیشن میں درست کر دیا گیا ہے۔ لیکن اتنی واضح اور سیدھی بات دیوبندیوں کے بھیجے میں نہیں آتی جب تک کہ انہیں ان کے گھر کا راستہ نہ دکھا دیا جائے۔ چنانچہ وکیل دین دیوبندیت جناب انور اوکاڑوی اپنے مولوی انور کشمیری کا دفاع کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

> "ڈاکٹر صاحب نے داؤد ارشد غیر مقلد کے حوالے سے لکھا ہے کہ مولانا انور شاہ کشمیری تحریف قرآن کے قائل تھے اور آگے انہوں نے فیض الباری صفحہ ۳۹۵ جلد ۳۔ کا حوالہ دیا ہے۔ جواباً عرض ہے۔۔ کہ ہمیشہ چور چوکیدار کا دشمن ہوتا ہے حضرت سید انور شاہ صاحب نے ساری زندگی قرآن و سنت کا دفاع کیا (چند سطر بعد ہے کہ) علماء حق نے اس باطل فرقہ کی سرکوبی کی اور ان کی تحریفات معنویہ کی قلعی کھولی تو انہوں نے اپنی طرف سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے انہیں اکابرین پر تحریف لفظی کا بھی الزام لگا دیا

کہ یہ سب لفظی تحریف کے قائل ہیں" (تجلیات انور ۷ ۳۴)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر تحریف کا الزام لگانے والے دیوبندیوں کو ہم بھی انور اوکاڑوی کا قول یاد دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیشہ چور چوکیدار کا دشمن ہوتا ہے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ساری زندگی قرآن وسنت کی تبلیغ کی اور دشمنِ دین کو بے نقاب کیا تو دیوبندیوں نے اپنی بے دینی وگستاخیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے ان پر ہی تحریف قرآن کا الزام لگادیا۔ انور اوکاڑوی اپنے مولوی کا دفاع کرتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ

"پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایضاح الادلہ ۱۳۳۰ھ میں مطبع قاسمی سے چھپ گئی تھی حضرت شیخ الہند نے ۱۳۳۵ھ میں ترجمہ قرآن لکھا جس میں یہ آیت بالکل درست چھپی، کیا اگر تحریف ہی نعوذ باللہ مقصد تھا تو پانچ سال بعد آیت کیسے درست ہوگئی، کبھی اختلاف نسخ کو تحریف کے عنوان سے پیش کر رہے ہیں کہیں کتابت کی غلطی کو مصنف کی غلطی کہہ دیتے ہیں، ہوسکتا ہے اب یہ کتابت قرآن کی غلطیوں کو اللہ تعالیٰ اور حدیث کی غلطیوں کو نبی اقدس ﷺ کی طرف منسوب کریں (معاذ اللہ)" (تجلیات انور،۳۳۸)

دیوبندیو! کچھ سمجھ میں آیا؟؟؟ ہم بھی تمہارے وکیل انور اوکاڑوی کی بات یاد دلاتے ہوئے اسی کے انداز میں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ اگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا مقصد تحریف ہی ہوتا تو کنز الایمان شریف میں وہی آیات درست کیسے ہو گئیں؟ کتابت

کی غلطیوں کو مصنف کی غلطیاں بتانے میں کچھ تو شرم کرو؟بقول انور اوکاڑوی ہو سکتا ہے کہ قرآن واحادیث کی کتابت کی غلطیوں کو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ورسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کرو (نعوذ باللہ) تعجب تو یہ ہے کہ ان دیوبندیوں کے مولوی پر تحریف قرآن ثابت کیا جائے تو فوراً کتابت کی غلطی یاد آجاتی ہے مگر وہی غلطی مخالف کی کتاب میں ہو تو نہایت ہی بے غیرتی سے اسے مصنف کی غلطی قرار دے دیتے ہیں۔ یہ انصاف کا منہ چِڑھانا نہیں تو اور کیا ہے؟؟..................... محترم قارئین!

دراصل دیوبندیوں کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تعریف ہضم نہیں ہوتی۔ علماء اہلسنت نے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی جو نہی تعریف بلکہ آپ کے خداداد کمالات کا ذکر کیا فوراًدیوبندیوں کے پیٹ میں ابال ہونے لگتا ہے بلکہ بد ہضمی ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں ان فضلِ خداوندی کے ذکر کے مقابل اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شان گھٹانے میں یہ دیوبندی مصروف کار ہو جاتے ہیں۔ اور زبردستی کی خامیاں نکال کر اپنی خبث قلبی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً یہی نام نہاد مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی اپنے مضمون میں لکھتا ہے کہ

"بریلی مسلک کے بانی احمد رضا خان کے بارے میں جس غلو اور زیادتی کا مظاہرہ بعض لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے شاید ہی وہ کسی اور نے اپنے پیشوا کے بارے میں کیا ہو" (راہ سنت، مضمون ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ، ۶۰)

نجیب اللہ عمر دیوبندی کی یہ بات اس کی اپنی کم نظری اور اپنے گھر سے بے خبری پر دال ہے۔

ورنہ "کسی" تو دور خود "اسی" کے دینِ دیوبندیت میں (جسے رشید و قاسم نے قائم کیا تھا) اپنے پیشواو مولویوں کی تعریف میں جس غلو اور زیادتی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے وہ خود مقام غور و فکر اور اس جگہ قابل ذکر ہے (ذکر آگے آرہا ہے) نجیب اللہ عمر دیوبندی آگے لکھتا ہے کہ

> "اور اس غلو کا پتہ آپ یہاں سے بھی لگا سکتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے مسلک کے لئے ہزار جتن کر چکا ہو لیکن اس نے فاضل بریلوی سے ذرا بھی اختلاف کر لیا تو رضاخانیت کے ٹھیکیدار اس کا جینا حرام کر دیتے ہیں اور واضح الفاظ میں کہہ دیتے ہیں کہ "جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے" (ایضاً، ٦٠)

اسے "غلو" کہنا نجیب اللہ عمر دیوبندی کی بد فہمی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بغض و عناد کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس دیوبندی کی فہم و بصیرت کی یتیمی کا اندازہ کریں کہ "ذرا سا اختلاف" کا دعویٰ کر کے دلیل میں "عقیدہ کا اختلاف" پیش کیا ہے۔ تو کیا دینِ دیوبندیت میں عقیدے کا اختلاف معمولی اختلاف متصور کیا جاتا ہے؟ ہائے رے جہالت!!............

اور ذرا سا اختلاف کرنے پر دینِ دیوبندیت میں اپنے پیروکار کا کیسا جینا حرام کیا جاتا ہے یہ شاید ہی کسی اہلِ علم سے پوشیدہ ہو گا بطورِ مثال عامر عثمانی، قاری طیب، محمود حسن، لعل شاہ بخاری اور اسحٰق سندیلوی وغیرہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔ باوجود اس کے دینِ دیوبندیت کا ایک مکروہ چہرہ یہ بھی ہے کہ یہاں آدمی دیکھ کر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اپنا ہو تو چھوٹ دی جاتی ہے لیکن مخالف ہو تو فوراً کفر کا فتویٰ ٹھوک دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ دیوبندی مفتی لکھتا ہے کہ

"جن خلاف شریعت باتوں کی آج تبلیغ ہو رہی ہے اگر یہ باتیں دوسرے مسلک کے لوگ کرتے تو کب کے ہمارے علماء حضرات نے کفر کا فتویٰ دے دیا ہوتا مگر ان تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر یہ خاموش ہیں" (سنگین فتنہ، ۵۶)

دوسری کتاب میں ہے کہ

"ان تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر علماء خاموش ہیں ورنہ کفر کا فتویٰ کب کا دے دیا ہوتا" (تبلیغ اور تحریف علماء حق کی نظر میں، ۷)

دیکھا آپ نے؟ یہ ہے ان دیوبندیوں کی دوغلی پالیسی۔ اور ان کی حقیقت کہ اپنا ہے تو خاموشی کی چادر اور بے غیرتی کا تکیہ لگا کر سو جاتے ہیں لیکن دوسرے مسلک کا ہو تو کفر کا فتویٰ دے مارتے ہیں۔ اور دعویٰ کریں گے اعتدال کا۔ کیا اسی کا نام اعتدال ہے؟..... لاحول ولا قوۃ

نجیب اللہ عمر دیوبندی اپنی خباثت قلبی کا اظہار کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے کہ

"اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ بڑے سے بڑا محدث اور علامہ اگر احمد رضا کے درجات میں زیادتی اور غلو کا مظاہرہ کرے اور احمد رضا کا مقام تمام فقہا، محدثین و مفسرین، صحابہ سے بڑھا کر حتی کہ میرے اور آپ کے آقا دو جہاں کے سردار رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی (نعوذ باللہ) بڑھا دے، تو ایسا محدث فوراً محدث اعظم (بڑے محدث) کے لقب سے یاد کیا جانے لگتا ہے۔ دیکھئے ایک نام نہاد محدث اعظم کیا کہتا ہے؟" علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں، مگر لغزش قلم اور سبقت

لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں (کچھ آگے لکھتے ہیں) اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے، خدا نے اسے ناممکن فرما دیا۔ (المیزان احمد رضا نمبر ۲۴۸)

اس تحریر میں ایک نام نہاد محدث اعظم نے جو نظریہ اور عقیدہ بیان کیا ہے اور احمد رضا کے بارے میں جس غلو کا اظہار کیا ہے وہ کسی منصف کی نظر میں مناسب نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بریلوی مولوی زبیر اپنے بعض مسلکی حضرات کے عقیدے کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "بعض اعلیٰ حضرت کے عقیدتمند ایسے بھی ہیں جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر اعلیٰ سمجھتے ہیں" (مغفرت ذنب، ۴۸) "(راہ سنت، ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ ۶۰)

محترم قارئین! تحریر سے آپ کو اندازہ ہو چکا ہو گا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تعریف سے نجیب اللہ عمر دیوبندی کو کیسا مروڑ پیدا ہوا ہو گا۔ قارئین کرام، ! آپ کی معلومات کے لئے بتاتا چلوں کہ حضور محدث اعظم علیہ الرحمہ نے "المیزان امام احمد رضا نمبر" میں صرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ہی نہیں بلکہ دو اور بزرگوں کا ذکر کیا ہے مگر ان دونوں بزرگ کے نام کو دیوبندی مولوی نے کمال خیانت سے غائب کر دیا تاکہ فریب کاری کے پردے چاک نہ ہو جائے۔ لیجئے المیزان کی اصل اور مکمل عبارت ملاحظہ کیجئے

حضور محدث اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

"علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدی سے چلے آرہے ہیں، مگر لغزش قلم اور سبقت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں زور قلم میں وہ تفرد پسندی میں آگئے بعض مجدد پسندی پر اتر آئے۔ تصانیف میں خود آرائیاں بھی ملتی ہیں، لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں، قول حق کے لہجہ میں بھی بوئے حق نہیں ہے حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت کرلی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علماء عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ حضرت شیخ محقق دہلوی، بحر العلوم فرنگی محلی یا پھر اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے، اور زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرما دیا ذالك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء

(المیزان امام احمد رضا نمبر ۲۴۸)

اب ذرا نجیب اللہ عمر کی نقل کردہ عبارت اور اصل عبارت کا موازنہ کریں اور اس خائن کے کی خیانت پر قارئین خود ہی تبصرہ فرمالیں۔ لیکن ذرا اس کی یہ جہالت بھی دیکھیں، لکھتا ہے کہ

"قارئین! آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے عقیدے میں احمد رضا کا زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے خدا نے ناممکن فرما دیا۔۔۔ الخ۔۔۔ گویا احمد رضا خان غلطیوں سے بالکل معصوم ہیں ان سے غلطی کا ہونا ناممکن ہے"

(راہ سنت، ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ، ٦١)

حالانکہ عبارت میں صاف لکھاہے کہ "مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیاہے "یعنی زبان و قلم کو خطاسے محفوظ فرمالیاہے۔ لیکن جاہل دیوبندی مفتی اسے "معصوم "لکھ رہاہے۔ تعجب ہے کہ جو شخص معصوم و محفوظ میں فرق و امتیاز نہیں کر سکتا اسے مفتی کس نے بنادیا؟ اور یہ اگر اپنے گھر کی کتاب ہی پڑھ لیاہوتا تو ایسی حماقت و جہالت نہیں کرتا۔ دیکھئے دینِ دیوبندیت کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتاہے کہ

"اولیاءاللہ معصوم تو نہیں ہوتے محفوظ ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں سے ان کی حفاظت فرماتارہتاہے"....(ملفوظات حکیم الامت، ج۱۷، ص ۴۲)

لہٰذا "محفوظ "کو "معصوم" سمجھنااور کہنا نجیب اللہ عمر دیوبندی کی فاش جہالت ہے۔ اور اب رہی کتاب "مغفرت ذنب" سے منقول مولانا ابوالخیر زبیر صاحب کی بات، تو یہ دیوبندیوں کے اپنے اصول کے مطابق قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہاں لکھاہے کہ "بعض اعلیٰ حضرت کے عقید تمند "اور بعض کے بارے میں عمیر دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتاہے کہ

"یہاں جو بات ہے وہ بعض کی ہے اور بعض جو ہوتے ہیں وہ قلیل ہوتے ہیں اور القلیل کالمعدوم لہٰذاان کا کوئی اعتبار نہیں"

(فضل خداوندی، ۲۲۹)

عمیر دیوبندی مزید لکھتاہے کہ

"دوسری بات یہ ہے کہ یہ قاضی صاحب کی انفرادی رائے ہے اور انفرادی رائے کو پوری جماعت پر نہیں تھوپا جاسکتاہے"(ایضاً ۲۲۹)

ثابت ہوا کہ مولانا ابو الخیر صاحب کا قول قابل اعتبار نہیں اور ان کی اس انفرادی رائے کو پوری جماعت پر تھوپا نہیں جاسکتا ہے۔۔۔ اور پھر حال ہی میں مر کر مٹی میں مل جانے والا دیوبندی خالد محمود اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

"ہم سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا میں کوئی ایسا بریلوی نہ ہو گا جس کا یہ عقیدہ ہو"

(مطالعۂ بریلویت، جلد ہشتم، ص۳۹)

معلوم ہوا کہ نجیب اللہ عمر کے پھیلائے ہوئے مکر و فریب کے تارِ عنکبوت اپنے گھر کے ہی اصول سے ٹوٹ گیا۔ اور اب ہم اپنے قارئین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ یہ دیوبندی کس درجہ بے شرمی کے ساتھ اپنے مولویوں اور پیشواؤں کے درجات میں غلو اور زیادتی کا مظاہرہ کرتے ہیں

غلو نمبر ۱: مفتی زرولی دیوبندی کہتا ہے کہ

"بڑے سخی گزرے ہوں گے مگر حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب جیسا سخی انسان زمین و آسمان نے نہیں دیکھا ہو گا"

(احسن البرہان، اول، ص۱۰۸)

نعوذ باللہ من ذالک! کہنے کو تو یہ چھوٹا سا جملہ ہے مگر غور فرمائیں کہ کس بے دردی و بے شرمی کے ساتھ یک لخت حضرات انبیاء علیہم السلام، اصحاب مصطفٰے علیہم الرضوان، اولیاء و علماء کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے سخی عوام پر اپنے مولوی کی برتری ثابت کی گئی ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام، اور صحابہ عظام علیہم الرضوان و اولیاء اللہ کی توہین و تقصیر کر دی گئی ہے۔ کیا ان

حضرات کی شانِ سخاوت محتاج تعارف ہے ؟ نہیں، ہر گز بھی نہیں... لیکن دیوبندی مفتی کہہ رہاہے کہ اس کے مولوی جیسا سخی زمین و آسمان نے نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔ استغفر اللہ العظیم

غلو نمبر ۲: احمد خضر شاہ دیوبندی لکھتاہے کہ

"علامہ کشمیری کے علوم کا ابھی ۲۵ فیصد حصہ ہی سامنے لایا جاسکا ہے بھلا وہ باکمال شخصیت جس کے بارے میں اس کے تلامذہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہو کہ اسلام کے آخری پانچ سو سالوں کے علماء کا علم اگر جمع کر لیا جائے تو انور شاہ کے علم کی زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہو گی" (نوادرات امام کشمیری، ۱۷)

قارئین! غور فرمائیں۔۔۔ آخری پانچ سو سال میں خواہ جتنے بھی بڑے بڑے علماء گزرے ہیں ان تمام کے علوم کو جمع کر لیا جائے تو جتنے علوم جمع ہوں گے وہ دیوبندی مولوی انور شاہ کے علم کی زکوٰۃ بھی نہیں ہو گی۔ دراصل ذریت دیوبندیت اپنے انور شاہ کشمیرہ کو اس زمانے کا سمجھتی ہی نہیں ہے۔ تو پھر کس زمانے کا ہے ؟ لیجئے عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبندی سے سنئے۔۔۔ یہ کہتاہے کہ

"میرے جیسا کم علم ان کے حالات کیا بیان کر سکتاہے، البتہ صرف اتنا کہہ سکتاہوں کہ صحابہؓ کا قافلہ جارہا تھا یہ پیچھے رہ گئے تھے"

(ہفت روزہ خدام الدین، علامہ بنوری نمبر، ۴۰)

اب بتائیں! کیا یہ مولوی پرستی نہیں ہے ؟ کیا اس غلو اور زیادتی پر بھی نجیب اللہ عمر دیوبندی زبان و قلم کو حرکت دے گا؟ اور کچھ کہنے کی زحمت کرے گا؟ کیا ایسی مثال کسی اور جگہ ملے گی ؟؟؟

اب اشر فعلی تھانوی کو دینِ دیوبندیت میں کیا مقام دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں

غلو نمبر ۳: چنانچہ ایک دیوبندی لکھتا ہے کہ

"حضرت تھانوی کا سب سے نمایاں اور بڑا کمال بقلم احقر (مولوی عبد الباری ندوی) کی نظر میں یہ تھا کہ علم و عمل میں حدود کی رعایت اس درجہ تھی کہ حضرات انبیاء کا تو ذکر ہی نہیں، ورنہ لوازم بشریت کے ساتھ اس سے زائد کا تصور ہے اس عبارت کا مطلب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ عظام صدیقین شہدا تو کیا حضرت تھانوی کا مقام صحابہ سے بھی اونچا تھا اور لوازم بشریت کے ساتھ اس سے زائد کا تصور ہی نہ ہو تا یہ سب سے اونچا مرتبہ ہے۔ اس بنا پر مولانا تھانوی فرداً فرداً ہر ایک صحابہ سے جو دوسرے صحابہ کے مقابلہ میں مفضول تھے ان سے لا محالہ تھانوی اونچے ہی ہو گئے۔" (منتخبات نظام الفتاویٰ اول ۱۰۰)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے وصایا شریف میں کتابت کی غلطی یا کاتب کی شرارت سے "زیارت کا شوق کم ہو گیا" پہ بعد اصلاح و ترمیم بھی اپنی کتابوں میں گستاخی لکھنے والے اور اپنی اپنی تقریروں میں اسے گستاخی کہنے والے دیوبندیوں کے نزدیک اپنے گھر کی اس خوفناک تحریر کا کیا اثر ہے اس کے جواب سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ دیوبندی مفتی لکھتا ہے جواب میں کہ

"مولانا عبد الباری ندوی نے ایک بات اپنے جذبات کے ماتحت لکھی اور اکبر آبادی صاحب نے اس کی اصلاح کر دی کہ اس طرح نہیں لکھنا چاہیئے اور بس یہ کوئی عقیدہ تو ہوا نہیں کہ کچھ تصویب یا تردید کی جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب"........(منتخبات نظام الفتاویٰ اول ۱۰۰)

اشر فعلی تھانوی کو تمام صحابہ سے مقام میں اونچا لکھا گیا بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی اونچا متصور کیا گیا۔ جس پر ایک مولوی نے کہا کہ ایسا نہیں لکھنا چاہیئے۔ اور مفتیٔ دیوبند نے کہا کہ اس کی تصویب و تردید کی ضرورت نہیں۔ اب ایک اور دلخراش عبارت دیکھیں اشر فعلی خود کہتا ہے

"بعد ظہر کے ان صاحب نے پرچہ پیش کیا۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا کہ میں آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۵ ص ۱۳۳)

اس کے بعد نجیب اللہ عمر دیوبندی نے ملفوظات اعلیٰ حضرت سے کتابت کی غلطی یا ناشر کی غفلت سے جو غلطیاں آیات قرآن کے لکھنے میں واقع ہوئیں اسے نقل کر کے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر "تحریف قرآن" کا الزام لگایا ہے۔ جس کا مختصر جواب دیوبندیوں کے اپنے ہی اصول کے مطابق گزشتہ صفحات پر آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہے۔ اب ہم بھی ایوان دیوبندیت میں ہونے والی "تحریفات آیات قرآن" کو پیش کرتے ہیں تاکہ ذریت دیوبندیت آئندہ کتابت و کمپوزنگ کی غلطی، اور غیر ذمہ دار ناشر کتب کی غفلت کو "مصنف کی تحریف" بتانے سے پہلے اپنے گھر کا آئینہ دیکھ لیں۔ اور اپنی حماقت و جہالت سے باز آجائیں۔

دیو کے بچّوں کی دریدہ دہنی

اس سے قبل کہ میں ان دیو کے بچّوں کی تحریفاتِ آیاتِ قرآن کے دلخراش و دل سوز مناظر پیش کروں۔ اس مسئلے میں اس طائفہ کی بے باکی اور دریدہ دہنی کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں تاکہ اس بات کو سمجھنا آپ کے لئے آسان ہو جائے کہ تحریفاتِ آیاتِ قرآن میں یہ لوگ کیسی ہمت و حوصلہ رکھتے ہیں۔ اور کس حد تک جاسکتے ہیں۔ چنانچہ اشر فعلی تھانوی کہتا ہے کہ

(۱) "ایک گاؤں میں تین چودھری تھے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم، ایک مرتبہ امام نے نماز میں **سبح اسم** پڑھی، آخر میں **صحف ابراھیم و موسیٰ** پڑھا اس پر چودھری عیسیٰ نے کہا کہ تم نے موسیٰ اور ابراہیم کا تو نام لیا مگر میرا نام نہیں لیا، امام نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی آئندہ آپ کا بھی نام لوں گا، پھر جب نماز پڑھی تو انہوں نے تینوں کا نام لے دیا یعنی **صحف ابراھیم و موسیٰ و عیسیٰ** پڑھ دیا" (ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۸ ص ۴۷)

یہ حالت ہے دیوبندی اماموں کی کہ چودھریوں کی خصیہ برداری میں اگرچہ قرآن کی آیت میں تحریف و اضافہ کرنا پڑے کر دیتے ہیں مگر ان کے چودھری "آقا" ناراض ہو یہ انہیں منظور نہیں۔ ایسے ہی میں کہا گیا ہے کہ ؎ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

(۲) ایسے ہی ایک شخص "دینِ دیوبندیت" کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری کے پاس آیا اور اس سے بغلگیر ہوا، پھر کیا ہوا؟۔۔۔ ملاحظہ فرمائیں

"امیر شریعت نے (اس شخص سے) نام پوچھا، کہا۔ امر اللہ، امیر شریعت نے فرمایا پھر تو آپ مفعول ہیں (جس کا اردو میں بظاہر مفہوم غیر فطری عمل کا نشانہ بننے والا ہوتا ہے) وہ شخص تپ گیا غصہ سے چہرہ سرخ ہو گیا، امیر شریعت نے فرمایا ناراضگی کی کونسی بات ہے یہ تو خود قرآن کریم میں ہے کہ " وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا "
حاضرین ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے اور وہ شخص منہ بنائے دیکھتا رہ گیا"
(اکابر کے پاکیزہ لطائف، ص۱۷)

استغفر اللہ ثم استغفر اللہ!!... قارئین ذرا آپ ہی بتائیں کیا یہ پاکیزہ لطیفہ ہے؟ جس میں آیتِ قرآن کو اپنی پلید ذہنیت کا مفہوم دے کر تحریف معنوی کا ارتکاب کیا گیا ہو؟ اور بجائے افسوس و غصے کا اظہار کرنے کے لوٹ پوٹ ہو کر ہنسنے والے کیسے بے ایمان لوگ ہیں غور فرمائیں۔ اب لازمی ہے کہ اس طرح معنوی تحریف کرنے والوں پر "دینِ دیوبندیت" میں کیا حکم عائد ہوتا ہے یہ بھی معلوم کر لیا جائے۔ چنانچہ محمود حسن گنگوہی سے پوچھا گیا کہ

"سوال:... داڑھی منڈانے والے داڑھی منڈانے کی تائید میں **کلا سوف تعلمون** پیش کرتے ہیں، کیا یہ کفر ہے؟
الجواب حامداً و مصلیاً ....
داڑھی منڈانے والے کی تائید میں اس کو پڑھنا اور مطلب یہ لینا کہ کلّا صاف کر و یہ تحریف اور کفر ہے"............ (فتاویٰ محمودیہ، جلد دوم ۴۱۹)

اب ہے کوئی منصف دیوبندی جو اپنے اس امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس کے چیلے چانٹے

جو لوٹ پوٹ ہو کر ہنس رہے تھے ان کو کافر کہے؟

محترم قارئین! یہی محمود حسن گنگوہی کی زبانی ذرا یہ واقعہ بھی ملاحظہ کرتے چلیں

(۳) "ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگوں نے مل کر ایک عالم صاحب سے شکایت کی کہ بارش نہیں ہوتی تو ان عالم صاحب نے کہا کہ چلو فلاں مجذوب کے پاس جا کر دعا کی درخواست کریں گے چنانچہ سب نے جا کر بارش کے لئے دعا کی درخواست کی تو مجذوب صاحب نے فرمایا کہ کاہے نہ پڑھت ہو **اوکجیب من السماء** تو فوراً بارش شروع ہو گئی حالانکہ آیت **اوکصیّب من السماء** ہے"

(ملفوظات فقیہ الامت، جلد دوم، ص ۱۱۶)

اس سے پہلے کہ آپ اس واقعہ پہ کچھ فیصلہ لیں۔ لگے ہاتھ اسی دیوبندی کی زبانی یہ واقعہ بھی ملاحظہ کرلیں۔ چنانچہ کہتا ہے کہ

(۴) "ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب کا بچہ بیمار ہو گیا تو انہوں نے ایک قاری صاحب کو بلا کر دم کرایا تو کچھ بھی فائدہ نہ ہوا ایک ملّا صاحب تھے ان کو بلا بھیجا تو انہوں نے پڑھا **قل هو اللّٰه اَحَيْد اللّٰه الصَّمَيْد لم يلَيْد ولم يولَيْد ولم يكن له كفوًا احَيْد** یہ پڑھ کر یوں دم کیا تھو تھو وہ اچھا ہو گیا قاری صاحب گھور گھور کے دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو ان ملّا صاحب نے کہا کہ قاری صاحب کیا دیکھ رہے ہو تم نے زبان ٹھیک کی ہم نے قلب ٹھیک کیا"

(ملفوظات فقیہ الامت، جلد دوم، ص ۱۱۶)

نعوذ باللہ من ذالک!! یہ عالم ہے ان دیو کے بچّوں کی دریدہ دہنی و بے باکی کا کہ آیتِ قرآن میں قصداً تحریف کرکے بارش برسالیتا ہے۔ حالانکہ غلط آیت پہ بارش کا ہونا ہی بتارہا ہے کہ وہ خدائی بارش تھی یا شیطانی۔ اور سورہ اخلاص جس میں خالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی وحدانیت کا ذکر ہے اسے ایسا بگاڑا کہ شیطان بھی حیران ہو رہا ہو گا کہ "دینِ دیوبندیت" کے مُلّا تو ہم سے بھی چالیس قدم آگے نکل گیا۔ تعجب تو یہ ہے کہ آیات میں تحریفات کے بعد بھی فائدہ ہو رہا ہے، جس کا سیدھا اور صاف مطلب اس کے علاوہ کیا ہو گا کہ دنیائے شیطانیت میں دیوبندیوں کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دیو کے بچے جو کمالات انبیاء کرام علیھم السلام و اولیاء عظام علیھم الرضوان کو بعطائے خداوندی حاصل ہے اسے تو کسی بھی صورت ماننے کو راضی نہیں بلکہ تردید میں کتاب و مضمون لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن وہی کمالات اپنے گرو گھنٹال شیطان لعین کے لئے بلا توقف تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً نبی کریم رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حاضر و ناظر ہونے کا دیوبندیوں کے "دین" میں شدت سے انکار پایا جاتا ہے جیسا کہ شعیب اللہ خان مفتاحی لکھتا ہے کہ

"دیوبندی حضرات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حاضر و ناظر ہونے کا شدت سے انکار کرتے ہیں"......(دیوبندیت و بریلویت دلائل کے آئینے میں، ۱۳)

اسی طرح امامِ اہل بدعت سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے کہ

"جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی اور ہمارے حالات کو جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہے۔"..........(ازالۃ الریب، ۴۵۵)

اب ذرا اپنے گرو گھنٹال شیطان لعین کے متعلق ان دیوبندیوں کا کیا کہنا ہے ملاحظہ فرمائیں

۶۱۶ جید علماء دیوبند کے فتاویٰ والی کتاب میں عبد الرؤف خان دیوبندی لکھتا ہے کہ

"حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے فرمایا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے" (قہر آسمانی بر فرقۂ رضا خانی، ۵۷)

معلوم ہوا کہ دیو کے بچّوں کے نزدیک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء علیہم الرضوان سے زیادہ باکمال شیطان مردود ہے۔ تبھی تو تحریف کردہ آیات پڑھ کر پانی بھی برسا لیا جاتا ہے اور شفا بھی حاصل کر لی جاتی ہے۔ لیکن اس سے بھی تعجب خیز بات یہ ہے کہ دیو کے بچّوں میں ایک جاہل واعظ "پالن حقانی" گزرا ہے جسے "عالمِ ربانی" کے لقب سے ملقب کیا گیا ہے۔ اسی کی جہالتوں پر مبنی کتاب بنام "لطائف حقانی" جو متعدد علماء دار العلوم دیوبند کی مصدقہ ہے اس میں " **هذا من فضلِ ابليس** " کی سرخی لگا کر ایک واقعہ لکھا ہے جس میں ایک شخص پہ شیطان عاشق ہو گیا اور اس کا گہرا دوست بن گیا ظاہر سی بات ہے شیطان سے دوستی دیو کے بچوں کو ہی ہو سکتی ہے پس ہو گئی اور اسے حرام کی کمائی میں لگا دیا جس سے خوب دولت حاصل ہوئی پھر اس نے ایک بلڈنگ بنوائی اور اس پر **هذا من فضلِ ربی** لکھوایا جس پر دعوت میں آئے سارے لوگوں کو روک کر شیطان نے شکایت کی کہ یہ آج جو کچھ ہے میری وجہ سے ہے لیکن ذرا اس کی بلڈنگ پہ آپ لوگ دیکھیں کیا لکھا ہے

"لوگوں نے جب بلڈنگ کے اوپر نظر کی تو اس پر لکھا تھا **هذا من فضلِ ربی** (یہ میرے رب کا فضل ہے) یہ اس کی بے ایمانی نہیں تو اور کیا۔ اس بلڈنگ کے اوپر میرا نام لکھوانا چاہیئے تھا یعنی " **هذا من فضلِ ابليس** " (یہ ابلیس کا

فضل ہے) کیونکہ یہ سب کمائی حرام کی کمائی ہے اور میری مدد سے ملی ہے، اس نے میرا نام نکال کر اللہ کا نام کیوں لکھا، اسی سے آپ صاحبان اندازہ لگایئے یہ کتنا بڑا بے ایمان ہے" (لطائف حقانی، ص۸۸)

یہاں شیطان سے بات سمجھنے میں بہت بڑی غلطی ہوئی ہے ورنہ شاکی نہ ہوتا کیونکہ اس واقعہ میں "رَبِّی" سے مراد دیو کے بچّوں کے نزدیک اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ نہیں بلکہ شیطان ہی ہے۔ اب آپ کہیں گے وہ کیسے؟ تو وہ ایسے کہ ان دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ

"اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر وناظر ہے یہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے"

(فتاویٰ قاسمیہ اول ۳۸۹)

"ہر جگہ حاضر وناظر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ میں سے ہے"

(فتاویٰ دارالعلوم زکریا، اول ۱۸۸)

"ہر جگہ حاضر وناظر ہونا صرف اور صرف خدائے تعالیٰ کی صفت ہے"

(بریلویت کی خانہ تلاشی، ۲۰۴)

اس لئے یہ دیوبندی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حاضر وناظر ہونے کا شدت سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن شیطان لعین کو ہر جگہ "حاضر وناظر" نص قطعی سے مانتے ہیں جس کا حوالہ گزشتہ صفحہ پر گزر چکا۔ تو اب غور کریں کہ دیوبندیوں کے نزدیک جب حاضر وناظر ہونا "صرف اور صرف اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ ہی کی صفت ہے تو پھر "شیطان مردود" کو کیسے اور کیوں حاضر وناظر مانتے ہیں؟ سوچیں! تو اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ دیوبندیت درپردہ شیطان لعین کو ہی اپنا اللہ مانتی ہے۔

جی ہاں !واقعی دیوبندی طائفہ شیطان کو ہی اپنا خدا مانتا ہے جس کی تائید دیوبندیوں کے اس عقیدہ سے بھی ہوتی ہے کہ شیطان ملعون پیر کی صورت نہیں بن سکتا ہے مگر اللہ جَلّ جَلالہٗ کی صورت بن سکتا ہے۔لیجئے اصل حوالہ ملاحظہ کیجئے

"مولانا ولایت حسین صاحب فرماتے ہیں میں نے ایک بار دریافت کیا کہ مشہور ہے شیطان پیر کی صورت نہیں بن سکتا کیا یہ صحیح ہے ؟ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا ہاں"....... (ارشادات گنگوہی، ص ۶۲)

جبکہ دینِ دیوبندیت کا حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتا ہے کہ

"شیطان خواب میں اللہ تعالیٰ کی صورت بن کر نمودار ہو سکتا ہے"
(تقریر ترمذی، ۴۴۳)

اس تعلق سے مزید دلچسپ معلومات ان شاء اللہ جَلّ جَلالہٗ احقر کے آئندہ رسالہ "دیوبندیوں کی شیطان سے محبت" میں ملاحظہ کریں گے۔اب آپ حضرات ھذا من فضل ربی آیتِ قرآنِ مقدس کے ساتھ دیو کے بچّوں کی ایک اور اوچھی شرارت ملاحظہ کریں

(۵) "امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا گزر ایک عالیشان محل کے پاس سے ہوا جس پر بڑے اور جلی حرف میں لکھا ہوا تھا ھذا من فضل ربی تو بخاری نے فرمایا کہ اس شخص کے ذہن میں تو یہ عقیدہ کہ ھذا من فضل وڈّی اس لئے اس کو اپنے محل پر یہی جملہ لکھوانا چاہیئے تھا کہ ھذا من فضلِ وڈّی" (اکابر کے پاکیزہ لطائف، ص ۱۷،۱۸)

محترم قارئین کرام!

مقام حیرت وافسوس تو یہ ہے کہ اس قسم کی بے ہودہ باتوں کو "پاکیزہ لطائف" کانام دیا جاتا ہے۔ بہر حال! اب تک آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہوں گے کہ ان دیو کے بچّوں کے لئے قرآنی آیات میں تحریف کرنا کتنا آسان ہے۔ اور اس کام میں یہ لوگ کس درجہ جری وبے باک ہیں۔

تحریف کسے کہتے ہیں؟

اب آیئے علماء دینِ دیوبند سے یہ جانتے ہیں کہ تحریف کسے کہتے ہیں؟ چنانچہ ادریس کاندھلوی لکھتا ہے کہ "اصل تحریف تو تحریف لفظی ہے اس لئے کہ تحریف کے معنی حروف اور الفاظ کے بدل ڈالنے کے ہیں" (معارف القرآن، جلد اول، ۲۱۴)

دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ

"تحریف کی اصل حقیقت ہی یہ ہے کہ حروف کو اپنی جگہ سے منحرف کر دیا جائے تحریف کا اصل تعلق حروف سے ہے" (ایضاً، جلد دوم، ۲۲۰)

اور سعید احمد دیوبندی لکھتا ہے کہ

"اصل تحریف تو تحریف لفظی ہے کیونکہ تحریف کے معنی حروف اور لفظ کے بدل دینے کے ہیں" .... (سنگین فتنہ، ۱۹)

"تحریف یہودیوں کی خصلت ہے کہ جنہوں نے اپنی کتاب میں
جگہ جگہ ردوبدل کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی"

(تحریف اور تبلیغ علماء حق کی نظر میں، ۲)

"تحریف یہودی کریں تو لعنتی اور تحریف مسلمان کریں تو کیا رحمت
کے مستحق ہوں گے ؟" (تحریف اور تبلیغ علماء حق کی نظر میں، ۲)

رفیع عثمانی لکھتا ہے کہ

"کسی قسم کی کمی کی جاتی تو وہ "تحریف" ہوتی" (فتاویٰ دارالعلوم کراچی، ۳۴۶)

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے حروف یا الفاظ کو بدل دینا یا کمی بیشی کرنا "تحریف" کہلاتا ہے اور تحریف یہودیوں کی خصلت ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہلانے والا بھی تحریف کا ارتکاب کرے گا تو وہ بھی لعنتی ہو گا۔

محرّفِ آیتِ قرآن پر حکم شرع کیا ہے؟

اب آیئے یہ بھی معلوم کرلیتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت میں تحریف کرنے والے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ چنانچہ رفیع عثمانی دیوبندی لکھتا ہے کہ

"قصداً و عمداً قرآن میں تحریف کرنا کفر ہے، اور جو قرآن کی عبارت نہ ہو اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ آیتِ قرآنیہ ہے یہ بھی کفر ہے"

(فتاویٰ دارالعلوم کراچی، ۷، ۳۴)

عبدالحئ دیوبندی سے سوال ہوا کہ

"سوال: جو شخص قرآن شریف کے کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دے یا کم کردے یا زائد کردے وہ کافر ہے یا نہیں؟

جواب: کافر ہے الشفاء للقاضی عیاض قد اجمع المسلمون علیٰ من نقص من القرآن حرفا قاصدا لذالک او بدلہ بحرف آخر مکانہ اوزاد فیہ حرفا آخر مما لم تشمل علیہ المصحف الذی وقع الاجماع علیہ واجمع علی انہ لیس من القرآن عامدا لکل ھذا انہ کافر انتہے قاضی عیاض شفا میں لکھتے ہیں مسلمانوں نے اس پر اجماع کرلیا ہے کہ جو شخص قرآن میں قصداً کوئی حرف کم کرے یا اس کو دوسرے حرف سے بدل کر اسی جگہ لکھ دے یا کوئی اور حرف بڑھادے جو مجمع علیہ مصحف میں نہیں پایا جاتا ہے اور اس کے قرآن میں نہ ہونے پر اجماع ہو وہ کافر ہے"......... (فتاویٰ عبدالحئ، اول، ۹۸)

محترم قارئین کرام!

دیوبندی علماء کے فتاوے سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کی آیت میں حروف کارد و بدل کرنا یا کمی بیشی کرنا تحریف ہے جو کفر ہے۔ یہاں ایک بات اور واضح کرتا چلوں کہ فتاوے میں "قصداً او عمداً" کا جملہ بھی ہے جس سے "دینِ دیوبند" کے نمک خوار دفاع کرتے وقت اس کا سہارا لے کر کہے کہ جب صاف قصداً و عمداً لکھا ہے تو پھر اعتراض کیسا؟ بھلا خود کو مسلمان کہنے والا کوئی شخص ایسی (قرآن کی آیت میں تحریف کی) جرأت کیسے کر سکتا ہے؟ تو اس کے جواب کے لئے گزشتہ صفحات پر قرآن کریم کی آیات میں جو قصداً و عمداً تحریفات کے چند واقعات نقل کئے گئے ہیں وہی کافی ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ دیوبندی ذریت قصداً و عمداً تحریف کر سکتی ہے یا نہیں۔

اب "دینِ دیوبندیت" کے اکابر و اصاغر کی قرآن کریم کی آیات میں تحریفات کی دلخراش و دل سوز جرأت ملاحظہ کریں۔

اہلِ بدعت دیوبندیوں کی

قرآنی آیات میں تحریفات کی واردات

تحریف نمبر:۱ اسمعیل قتیل دہلوی لکھتا ہے کہ

كلا نمد هؤلاء وهؤلاء وما كان عطاء ربك ومحظورا

(عبقات، ص۴۱۸، ادارہ اسلامیات، لاہور)

نوٹ: اس کتاب کا ترجمہ مناظر احسن گیلانی نے کیا ہے۔ یعنی اس تحریف میں یہ بھی شامل ہے حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُوۡرًا

(سورۃ بنی اسرائیل، ۲۰)

اسمٰعیل قتیل دہلوی نے آیت سے مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ اُڑادیا اور مَحۡظُوۡرًا میں "وَ" کا اضافہ کرکے وَمَحۡظُوۡرًا بنادیا۔ اور یہاں کاتب کی غلطی بھی نہیں کہا جاسکتا ہے کیونکہ ترجمہ بھی تحریف شدہ آیت کا ہی کیا ہے۔

تحریف نمبر:۲ رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے کہ یایها المزل قم الیل

(تالیفات رشیدیہ، ص۳۰۶، ادارہ اسلامیات، لاہور، تصحیح شدہ جدید ایڈیشن بار دوم)

جبکہ قرآن مجید میں اس طرح ہے يٰٓاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيۡلَ (سورۃ المزمل)

رشید احمد گنگوہی نے الۡمُزَّمِّلُ سے "م" غائب کرکے المزل بنادیا ہے۔

تحریف نمبر:۳ قاسم نانوتوی جسے دیو کے بچّے قاسم العلوم والخیرات کہتے ہیں، لکھتا ہے

اَللہ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ و الارض مثلھن یتنزّل الامر بینھن

(تحذیر الناس، ص۱۸، ناشر دارالاشاعت، اردو بازار کراچی)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَهُنَّ

(سورۃ الطلاق، ۱۲)

یعنی دیو کے بچّوں کا یہ قاسم العلوم والخیرات وَمِنَ الۡاَرۡضِ سے "مِنَ" غائب کر دیا

تحریف نمبر:۴ خلیل احمد سہارنپوری اپنی کتاب میں لکھتا ہے

فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَمَاۡوٰہُ جَھَنَّمُ وَسَاءَتۡ مَصِیۡرًا

(ہدایات الشیعہ، ۱۲۳، المکتبۃ المدنیۃ، اردو بازار، لاہور)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ

(سورۃ الانفال، ۱۶)

دیو کے بچّوں کا یہ قدوۃ الفقہاء والمحدثین وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ کو وَسَاءَتۡ مَصِیۡرًا سے بدل دیا ہے۔

تحریف نمبر:۵ خلیل احمد سہارنپوری اپنی اسی کتاب میں لکھتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدانا لِھٰذا و ما کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدانا اللّٰہُ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ (ہدایات الشیعہ، ۱۷، المکتبۃ المدنیۃ، اردو بازار، لاہور)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰىنَا لِھٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰىنَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ (سورۃ الاعراف، ۴۳)

یہاں بھی خلیل احمد آیت میں ہیرا پھیری کرتے ہوئے لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ کو وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ کردیا ہے۔

تحریف نمبر:۶ اشرفعلی تھانوی جسے دیو کے بچے "حکیم الامت" اور "حجت اللہ فی الارض" جیسے مزید اور القاب سے یاد کرتے ہیں، یہ لکھتا ہے کہ

ان جادلوک فقل اللہ تعالیٰ اعلم بما تعملون

(حفظ الایمان، ص ۳۲، دار الکتاب دیوبند)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

اِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ الحج، ۶۸)

اشرفعلی تھانوی نے اس آیت میں لفظِ **تعالیٰ** بڑھادیا ہے۔

تحریف نمبر:۷ یہی اشرفعلی تھانوی کہتا ہے

انّکَ علیٰ خلقٍ عظیم

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۱۱۶، مکتبہ تھانوی، کراچی)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورۃ القلم،۴)

اس آیت سے اشرفعلی تھانوی نے "ل" غائب کرکے لَعَلٰی کو علیٰ کر دیا ہے۔

تحریف نمبر:۸ یہی اشرفعلی تھانوی کہتا ہے

اوفوا بعهدی اوفو بعهدکم

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ۱۲۶، مکتبہ تھانوی، کراچی)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ (سورۃ البقرہ،۴۰)

اشرفعلی تھانوی نے اس آیت میں لفظِ "و" بڑھاکر اُوْفِ کو اوفو کر دیا ہے۔

تحریف نمبر:۹ یہی اشرفعلی تھانوی کہتا ہے

قل اأُنبئكم بخير من ذالك للذين اتقوا عند ربهم

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ۱۴۸، مکتبہ تھانوی، کراچی)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۖ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ
(سورۃ اٰل عمران، ۱۵)

یہاں اشرفعلی تھانوی نے ذٰلِكُمْ کو "م" اُڑاکر ذالك کر دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۱۰ یہی اشرفعلی تھانوی کہتا ہے

قل بفضل الله ورحمته فبذالك فليفرحوا

(مقالات حکمت، ص ۲۹، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (سورۃ یونس، ۵۸)

اشرفعلی تھانوی نے یہاں بھی اپنا کمال دکھاتے ہوئے وَبِرَحْمَتِهٖ کو ورَحْمَتِهٖ کرکے درمیان سے "ب" کو غائب کر دیا۔

تحریف نمبر: ۱۱ یہی اشرفعلی تھانوی کہتا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ (ملفوظات حکیم الامت، ج ۱۰، ص ۲۶۴)
(ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (سورۃ اٰل عمران، ۱۰۲)

تحریف نمبر: ۱۲ حسین احمد ٹانڈوی اپنے گالی نامہ "الشہاب الثاقب" میں لکھتا ہے کہ

سبحانك ان هذا الا بهتان عظيم

(الشہاب الثاقب، ص ۲۶۷، ناشر دارالکتاب، لاہور، طبع ثانی، مئی 2004)

تحریف نمبر: ۱۳ یہی حسین احمد ٹانڈوی دوسری جگہ لکھتا ہے کہ

سبحانك ان هذا لبهتان عظيم (ایضاً، ۲۴۷)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ (سورۃ النور، ۱۶)

تحریف نمبر ۱۲ میں حسین احمد ٹانڈوی نے "ان" اور "الا" بڑھایا ہے اور تحریف نمبر ۱۳ میں "ان" اور "ل" کا اضافہ کیا ہے۔ جیسا کہ اصل آیت کو دیکھ سکتے ہیں۔

تحریف نمبر: ۱۴ یہی حسین احمد ٹانڈوی ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

لعنة الله تعالیٰ علی الکاذبین فی الدارین

(الشہاب الثاقب، ص ۲۵۵، ناشر دارالکتاب، لاہور، طبع ثانی، مئی 2004)

حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (سورۃ آل عمران، ۶۱)

حسین احمد ٹانڈوی نے قرآن مجید کی اس چھوٹی سی آیت میں دو تحریفیں (اضافہ) کی ہے۔ یعنی تعالیٰ اور فی الدارین بڑھادیا ہے۔ مگر مجال ہے کہ کوئی دیو کا بچہ اسے تحریف کہے؟

تحریف نمبر:۱۵ حسین احمد ٹانڈوی مزید تحریفات کا تماشہ دکھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ

لاتاتوا ببھتان تفترونه بین ایدیکم

(الشہاب الثاقب، ص ۲۵۴، ناشر دارالکتاب، لاہور، طبع ثانی، مئی 2004)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

لَا یَأْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ

(سورۃ الممتحنہ، ۱۲)

قرآن کریم کی اس آیت میں حسین احمد ٹانڈوی نے حسب سابق تین تحریفیں کی ہے، نوٹ کریں لَا یَأْتِیْنَ کو لاتاتوا اور یَّفْتَرِیْنَهٗ کو تفترونه اور اَیْدِیْهِنَّ کو ایدیکم بنادیا۔ نعوذ باللہ

محترم قارئین کرام!

یہ یقیناً امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ہی کی کرامت ہے کہ حسین احمد ٹانڈوی اپنی اس گالیوں سے بھری کتاب سے چلا تھا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر الزام تراشی و بہتان بازی کرنے اور خود قرآن مقدس کی چھوٹی چھوٹی آیات میں متعدد تحریفات کا ارتکاب کرکے اپنے گھر کے فتویٰ سے خود کافر ہوگیا۔ الشہاب الثاقب کی حقیقت جاننے کے لئے ردِّ شہاب ثاقب ضرور مطالعہ کریں۔

سرِ دست اس گالی باز بدعتی دیوبندی حسین احمد ٹانڈوی کی مزید تحریفات ملاحظہ کریں

تحریف نمبر:۱۶ چنانچہ ابوالحسن بارہ بنکوی حسین احمد کا قول نقل کرتا ہے کہ

یبتغون فضلا من اللہ رضوانا

(ملفوظات حضرت مدنی، ص ۶۵، طیب پبلشرز، لاہور)

حالانکہ اصل آیت اس طرح ہے کہ

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا (سورۃ الحشر، ۸)

ابوالحسن بارہ بنکوی اور حسین احمد ٹانڈوی نے یہاں وَ رِضْوَانًا سے "وَ" غائب کردیا ہے۔

تحریف نمبر:۱۷ دوسرے مقام پر یہی دیوبندی لکھتا ہے کہ

یوم بعض الذین کفروا علی النار اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا

(ملفوظات حضرت مدنی، ص ۷۵، طیب پبلشرز، لاہور)

جبکہ قرآن مقدس میں آیت اس طرح ہے کہ

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا

(سورۃ الاحقاف، ۲۰)

اس آیت میں "ی" کو "ب" بنایا اور "ر" غائب کرکے يُعْرَضُ کو بعض بنادیا ہے۔

تحریف نمبر:۱۸ ایک مقام پریوں تحریف کرتا ہے کہ

وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم اللہ

(ملفوظات حضرت مدنی، ص ۱۰۷، طیب پبلشرز، لاہور)

حالانکہ قرآن مجید کی اصل آیت اس طرح ہے کہ

وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡہُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ

(سورۃ البقرہ، ۲۸۴)

اس آیت کریمہ سے "بِہِ" غائب کر دیا ہے۔ نعوذ باللہ جَلَّ جَلَالُہٗ

تحریف نمبر:۱۹ اسی کتاب میں مزید تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا

(ملفوظات حضرت مدنی، ص ۱۴۵، طیب پبلشرز، لاہور)

جبکہ قرآن مقدس میں آیت اس طرح ہے کہ

وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا

(سورۃ المائدہ، ۸)

اس آیت میں گھٹانے کا نہیں بلکہ بڑھانے کا کام کیا ہے اور عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ کو علی ان لا تعدلوا بنادیا ہے، یعنی "ن" اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۲۰ یہی دیوبندی سورۃ الحج کی آیت میں تحریفات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموالصلوے والوالزکواۃ
بالمعروف ونھوعن المنر

(ملفوظات حضرت مدنی، ص۱۶۶، طیب پبلشرز، لاہور)

حالانکہ قرآن مجید کی اصل آیت اس طرح ہے کہ

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ (سورۃ الحج، ۴۱)

اس آیت میں ایک دو نہیں بلکہ چار تحریفات کی گئی ہیں، اول الصلٰوۃ کو الصلوے اور دوم وَاٰتُوالزَّکٰوۃ کو والوالزکواۃ بنایا، سوم درمیان سے وَاَمَرُوْا غائب کر دیا اور چہارم عَنِ الْمُنْکَرِ کو عن المنر کر دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۲۱ عاشق الٰہی میرٹھی بھی آیات قرآن کریم کی تحریفات میں کسی سے بالکل بھی کم نہیں، یہ اپنا کمال دکھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ

ما جعلنا لرجل من قلبین فی جوفہ

(تذکرۃ الرشید اول، ص۷۴، بلالی سٹیم ساڈھورہ، قدیمی نسخہ بار اول)

حالانکہ قرآن مجید کی اصل آیت اس طرح ہے کہ

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

(سورۃ الاحزاب، ۴)

عاشق الٰہی میرٹھی نے اس آیت سے لفظِ "اللّٰهُ" اُڑادیا اور "نَا" بڑھادیا ہے۔

تحریف نمبر: ۲۲ یہی عاشقِ الٰہی میرٹھی دیوبندی مزید لکھتا ہے کہ

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم ان اللہ غفور رحیم (تذکرۃ الرشید دوم، ص۱۳۶، قدیمی نسخہ)

جبکہ اصل آیت اس طرح ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ ال عمران، ۳۱)

اس آیت میں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کو ان اللہ غفور رحیم لکھ کر تحریف کیا۔

تحریف نمبر: ۲۳ تیسری تحریف کو انجام دیتے ہوئے عاشق الٰہی لکھتا ہے کہ

ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ فقد وقع اجرہ علی اللہ

(تذکرۃ الرشید دوم، ص۱۲۳، قدیمی نسخہ)

حالانکہ یہ آیت قرآن کریم میں اس طرح ہے کہ

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (سورۃ النساء، ۱۰۰)

اس آیت مبارکہ سے عاشق الٰہی دیوبندی نے ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ اُڑا دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۲۴

شبیر احمد عثمانی کی درسی تقریر کو نقل کرتے ہوئے عبد القادر قاسمی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاكُمْ

(قرآنی جواہر پارے، ص ۱۳۱، کتب خانہ مجیدیہ ملتان، طبع اول ۱۹۹۵)

جبکہ اصل آیت قرآن شریف میں اس طرح ہے

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ

(سورۃ بنی اسرائیل، ۳۱)

شبیر احمد عثمانی اور عبد القادر قاسمی ملتانی نے مل کر نَرْزُقُهُمْ کو نَرْزُقُكُمْ ، کر دیا ہے یعنی "ہ" کو "ک" سے بدل دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۲۵

امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی بھلا کیسے پیچھے رہے؟ یہ بھی آگے بڑھ کر قرآن مقدس کی آیت میں تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

وَلَا تَسْـَٔلْنِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

(سماع الموتی، ص ۹۹، ناشر مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، طبع جولائی ۲۰۰۷)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (سورۃ ھود، ۴۶)

قرآن مجید کی اس آیت میں امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی نے دو تحریفیں کی ہے۔
پہلا یہ کہ فَلَا کو وَلَا اور تَسْـَٔلْنِ میں "ی" بڑھا کر تَسْـَٔلْنِیْ بنا دیا ہے۔

تحریف نمبر:۲۶ امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی مزید لکھتا ہے کہ

ولا تسمع من فی القبور

(سماع الموتی، ص۱۷۹، ناشر مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، طبع جولائی ۲۰۰۷)

جبکہ قرآن مجید میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے، البتہ اس طرح ہے کہ

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ (سورۃ الفاطر، ۲۲)

امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی نے اس آیت کا نقشہ ہی بدل دیا اور وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ کو ولا تسمع سے تبدیل کر دیا ہے۔

تحریف نمبر:۲۷ ظفر احمد عثمانی اس طرح تحریف کو انجام دیتا ہے، لکھتا ہے کہ

مَا اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ

(ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن، ص۱۴۷، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، اشاعت سوم، ۲۰۰۴)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

(سورۃ ھود، ۸۸)

قرآن مقدس کی اس آیت میں ظفر احمد عثمانی نے "اِنْ" کو "مَا" سے بدل دیا ہے۔

تحریف نمبر:۲۸ اب ہے انور کشمیری اس کے متعلق دیوبندیوں کا غلو ابتدائی صفحات پر آپنے ملاحظہ کر لیا ہے۔ یہ بھی تحریف میں کسی سے کم نہیں، یہ لکھتا ہے کہ

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَا يُوْحَ اِلَيْهِ

(اکفار الملحدین، ص ۶۰، مترجم، ناشر مکتبہ عمر فاروق کراچی، اشاعت اول، جون ۲۰۱۰)

جبکہ قرآن کریم کی آیت اس طرح ہے

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

(سورۃ الانعام، ۹۳)

انور کشمیری نے بھی دیگر دیوبندی علماء کی طرح اس آیت میں ہیرا پھیری کرتے ہوئے وَلَمْ کو وَلَا سے بدل دیا ہے۔

تحریف نمبر:۲۹ محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی لکھتا ہے کہ

ان اللہ لعن الکٰفرین واعدلھم سعیراً خالدین فیھا ابداً لایجزون ولیاً

ولانصیراً، یوم تقلب وجوھھم فی النار. یقولون یٰلیتنا اطعنا ساد تنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا.

(انوارات صفدر، ص ۳۸، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا)

جبکہ قرآن کریم کی یہ چار آیتیں اس طرح ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾

(سورۃ الاحزاب)

پہلی آیت تو محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے درست لکھی ہے لیکن اس کے بعد کی تینوں آیتوں میں جس جرأت و بے باکی کے ساتھ تحریفات کو انجام دیا ہے وہ ان ہی اہلِ بدعت دیوبندیوں کا خاصہ ہے، کیونکہ اس نومود دینِ دیوبندیت کی ذریت میں شیعیت کے بھی جراثیم موجود ہیں جس کے ثبوت میں ان کی اپنی کتابیں ہی کافی ہیں، جیساکہ سوانح قاسمی میں لکھاہے کہ

"ملک اور حکومت کے خاص حالات کے تحت خود سنیوں کی دینی زندگی جو شیعی عقائد و اعمال کے جراثیم سے مسموم ہوگئی ہے" (سوانح قاسمی، دوم ص ۷۰)

مزید تفصیل کے لئے احقر کا زیر ترتیب رسالہ بنام "مسلک علماء دیوبند" کا انتظار فرمائیں۔

سب سے پہلے تو محمود عالم اوکاڑوی دیوبندی نے لَا یَجِدُوْنَ کو لایجزون سے بدل دیا پھر درمیان سے اَطَعْنَا اللّٰهُ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۞ وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا بالکل ہی غائب کر دیا اب ہے کوئی منصف دیوبندی جو محمود عالم صفدر اوکاڑوی کو محرف قرآن بولے؟؟

تحریف نمبر: ۳۰ یہی محمود عالم صفدر اوکاڑوی ایک جگہ لکھتا ہے کہ

واذاقیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آبائنا ولو کان آبائھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون

(انوارات صفدر، ص ۳۳، ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا)

جبکہ قرآن کریم کی آیت اس طرح ہے

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ

(سورۃ البقرہ، ۱۷۰)

حسبِ سابق اس آیت میں بھی نہایت ہی بے باکی کے ساتھ محمود عالم صفدر نے تحریف کو انجام دیا ہے، پہلے تو مَآ اَلْفَیْنَا کو ما وجدنا سے بدل دیا، پھر اَوَلَوْ کو ولو بنا دیا۔

تحریف نمبر: ۳۱ ابو بکر غازیپوری دیوبندی جو دوماہی "زمزم" غازی پور کا مدیر اور متعدد کتابوں کا مصنف بھی ہے، یہ بھی تحریف میں دیگر دیوبندیوں کا ہمنوا و ہم قدم ہے، لکھتا ہے کہ

من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ

(صلوٰۃ الرسول کے بارے میں، ص۷، ناشر اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

(سورۃ النساء، ۸۰)

اس آیت میں **يُّطِعِ** کو **یطیع** بنادیا یعنی حرفِ "ی" بڑھادیا ہے۔
مقامِ حیرت وافسوس تو یہ ہے کہ ابو بکر غازی پوری نے اسی صفحہ پر اور صفحہ ۸ پر اس آیت کو پھر اسی طرح "ی" کے اضافے کے ساتھ لکھا ہے۔ یعنی کل تین دفعہ اس آیت کو تحریف کا نشانہ بنایا گیا ہے، مگر ذریتِ دیوبندیت بالکل خاموش ہے کیونکہ یہ گھر کا بندہ ہے۔

تحریف نمبر: ۳۲ احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی لکھتا ہے کہ

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ

(بندگی کی صراط مستقیم، ص۵، ناشر: دارالاشاعت، کاندھلہ ضلع مظفر نگر)

حالانکہ قرآن کریم کی آیت اس طرح ہے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

(سورۃ اٰل عمران، ۱۱۷)

اور ایک جگہ آیتِ قرآن مقدس اس طرح ہے

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ (سورۃ ھود، ۱۰۱)

مگر جیسا احتشام الحسن نے لکھا ہے ویسا کہیں بھی نہیں ہے، سورہ آل عمران اور سورہ ھود دونوں کو سامنے رکھنے پر بھی احتشام الحسن کی تحریف واضح ہے۔

تحریف نمبر: ۳۳ یہی احتشام الحسن دیوبندی اسی کتاب میں ایک جگہ لکھتا ہے کہ

اَلَمْ يَاتِكُمْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ

(بندگی کی صراط مستقیم، ص ۲۵، ناشر: دارالاشاعت، کاندھلہ ضلع مظفر نگر)

حالانکہ قرآن کریم کی آیت اس طرح ہے

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ

(سورۃ المؤمنون، ۱۰۵)

احتشام الحسن دیوبندی نے اس آیت میں اَلَمْ تَكُنْ کو اَلَمْ يَاتِكُمْ بنادیا ہے۔

تحریف نمبر: ۳۴ تحریفات کے اس مقابلے میں بھلا بدکردار الیاس گھمن دیوبندی کیسے پیچھے رہنے والا ہے؟ یہ بھی اس مقابلے میں سب پر سبقت لے جانا چاہتا ہے، یہ لکھتا ہے کہ

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا

(کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ، ص ۱۸۲، مکتبۂ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا، باراول ۲۰۱۳)

حالانکہ قرآن کریم کی آیت اس طرح ہے

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا (سورۃ الکھف،۸)

بدکردار الیاس گھمن نے اپنے مسلکی تحریفی عادت کے مطابق اس آیت میں یہ تحریف کی کہ جُرُزًا کو جُزْرًا بنادیا ہے، یعنی "ر" کو "ز" اور حرکت کو ساکن کر دیا۔

تحریف نمبر:۳۵ یہی بدکردار الیاس گھمن مزید لکھتا ہے کہ

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مِّنَ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ

(کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ، ص ۱۸۴، مکتبۂ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا، باراول ۲۰۱۳)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ (سورۃ القمر،۲۶)

الیاس گھمن دیوبندی اس آیت میں اپنے ہاتھوں کی صفائی دکھاتے ہوئے مَّنِ الْكَذَّاب کو بڑی چالاکی سے مِّنَ الْكَذَّاب بنادیا ہے، یعنی میم مفتوح کو مکسور اور نون مکسور کو مفتوح کر دیا

تحریف نمبر:۳۶ ایک اور مقام پر یہی بدکردار الیاس گھمن لکھتا ہے کہ

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

(کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ، ص ۱۸۳، مکتبۂ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا، باراول ۲۰۱۳)

جبکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ (سورۃ سبا، ۱۶)

اپنی فطرت غلیظہ کے مطابق الیاس گھمن یہاں بھی بڑی چالاکی سے تحریف کو انجام دیا ہے، اور عَلَيۡهِمۡ کو عَلَيۡهُمۡ اور الۡعَرِمِ کو الۡعَرَمِ بنادیا ہے، یعنی عَلَيۡهِمۡ کی "ہ" مکسور کو "مضموم" بنادیا اور الۡعَرِمِ میں "ل" ساکن کو "مفتوح اور "ع" مفتوح کو "مکسور" کیا اور پھر "ر" مکسور کو مفتوح کردیا، مگر ہے کوئی دیوبندی مائی کالال جو اسے تحریف کہہ سکے؟

تحریف نمبر: ۳۷ اور اپنی تقریر میں یہی بدکردار گھمن کہتا ہے کہ

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین

(خطبات متکلم اسلام اول، ص ۴۹، ناشر مکتبۂ اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا، طبع دوم ۲۰۱۲)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

الیاس گھمن دیوبندی یہاں وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے "و" غائب کردیا ہے۔

تحریف نمبر: ۳۸ اب آرہا ہے تحریفی کارنامے دکھانے کے لئے ابوایوب قادری دیوبندی

یہ مکار و مفتری لکھتا ہے کہ یسکفیکھم اللہ

(پانچ سو باادب سوالات، سوال نمبر ۴۰۰، ناشر دارالنعیم اردو بازار لاہور، اشاعت اول ۲۰۱۴)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (سورۃ البقرہ، ۱۳۷)

قارئین کرام! ابو ایوب دیوبندی کا طرز تحریف تو دیکھیں کہ پہلے "ف" کو غائب کیا پھر "س" اور "ی" کو آگے پیچھے کر کے آیت کا حلیہ ہی بدل کر رکھ دیا۔ لیکن یہ تحریف کسی دیو کے بچے کو نظر نہیں آتی کیونکہ محرف اپنے گھر کا ہے۔

تحریف نمبر: ۳۹ یہی ابو ایوب دیوبندی ایک جگہ لکھتا ہے

ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاء من العلم مالك من اللہ من ولی ولا نصیر

(پانچ سو باادب سوالات، سوال نمبر ۴۰۵، ناشر دار النعیم اردو بازار لاہور، اشاعت اول ۲۰۱۴)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (سورۃ البقرہ، ۱۲۰)

ابو ایوب نے اس آیت میں جَآءَكَ سے "كَ" غائب کر دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۴۰ ابو ایوب دیوبندی ایک اور جگہ آیت میں تحریف کر کے لکھتا ہے کہ

فلما احسن عیسی منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ

(پانچ سو باادب سوالات، سوال نمبر ۴۰۶، ناشر دار النعیم اردو بازار لاہور، اشاعت اول ۲۰۱۴)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ

(سورۃ ال عمران، ۵۲)

اس آیت میں ابوایوب دیوبندی اَحَسَّ کو "ن" کا اضافہ کرکے احسن بنادیا۔

تحریف نمبر: ۴۱ ابوایوب دیوبندی تحریفی کارنامہ جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ

مکیف اذا جئنا من کل امۃ شھید جئنا بک علی ھولاء شھیدا

(پانچ سوباادب سوالات، سوال نمبر ۴۰۸، ناشر دارالنعیم اردو بازار لاہور، اشاعت اول ۲۰۱۴)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا

(سورۃ النساء، ۴۱)

قرآن مقدس کی اس آیت میں ابوایوب دیوبندی کتنی تحریفیں کیا ہے ملاحظہ کریں

اول فَكَيْفَ کو مکیف بنایا، دوم بِشَهِيْدٍ کو شھید بنایا یعنی "ب" غائب کردیا، سوم یہ کہ وَجِئْنَا سے "و" اُڑاکر اسے جئنا بنادیا۔

تحریف نمبر: ۴۲ ابوایوب دیوبندی کی مزید تحریف ملاحظہ کریں، لکھتا ہے کہ

واذقیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزہ بالاثم

(پانچ سوباادب سوالات، سوال نمبر ۴۱۲، ناشر دارالنعیم اردو بازار لاہور، اشاعت اول ۲۰۱۴)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ (سورۃ البقرہ، ۲۰۶)

اس آیت میں ابوایوب دیوبندی وَاِذَا کو واذ اور پھر الْعِزَّةُ کو العزہ بنادیا ہے۔

تحریف نمبر: ۴۳ ابوایوب دیوبندی ایک اور تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

والله انتکم من الارض نباتا تو یعیدکم فیھا ویخرجکم اخراجا

(پانچ سو باادب سوالات، سوال نمبر ۴۱۵، ناشر دار النعیم اردو بازار لاہور، اشاعت اول ۲۰۱۴)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ (سورۃ نوح، ۱۷، ۱۸)

ابوایوب دیوبندی نے اس آیت میں اپنی مسلکی فطرت خبیثہ کا استعمال کرتے ہوئے اَنْۢبَتَكُمْ کو انتکم اور ثُمَّ کو تو بنادیا ہے۔

تحریف نمبر: ۴۴ اب پیش کرتا ہوں ساجد خان نقشبندی کو یہ بھی اس تحریفی مقابلے میں اپنے اہلِ بدعت دیوبندی مولویوں سے بالکل بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتا ہے اس لئے لکھتا ہے کہ

واذقال لقمان لبنیه وھو یعظه یا بنی لاتشرك بالله ان الشرك لظلم عظیم

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۵۳۷، مکتبہ ختم نبوت پشاور)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ (سورۃ لقمان، ۱۳)

ساجد خان نقشبندی لِاَبْنِہٖ کو لبنیه بنا کر اپنی فطرتِ خبیثہ کا اظہار کیا ہے۔
قارئین کرام کی معلومات کے لئے بتا تا چلوں کہ ساجد خان بھی اپنی اس کتاب "دفاع اہل السنۃ والجماعۃ" میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر تحریف کا الزام لگاتے ہوئے نجیب اللہ عمر دیوبندی کا مضمون شامل کیا ہے، اس لئے اسے بھی آئینہ دکھانا ضروری ہے۔

تحریف نمبر: ۴۵ اس ساجد خان نقشبندی کی مزید تحریفات ملاحظہ کریں، لکھتا ہے

ان کل من فی السموت والارض اتی الرحمن عبداك

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۵۵۰، مکتبہ ختم نبوت پشاور)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (سورۃ مریم، ۹۳)

اس آیت سے ساجد خان اِلَّا غائب کر دیا اور عَبْدًا کو عبداك بنا دیا، اور اس دیوبندی کی جہالت کا عالم تو دیکھیں کہ سورہ مریم کی آیت کو سورہ طٰہٰ کی آیت لکھا ہے۔

تحریف نمبر: ۴۶ ایک جگہ اور یہی ساجد خان دیوبندی لکھتا ہے کہ

ومالهم فيهما من شرك وماله فهم من ظهير

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۵۷۵، مکتبہ ختم نبوت پشاور)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيرٍ (سورۃ سباء، ۲۲)

ساجد خان دیوبندی قرآن مجید کی اس آیت میں مِنۡہُمۡ کو فھم سے بدل دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۴۷ ساجد خان دیوبندی ایک مقام پر اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ

وما ارسلنك من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه

لااله الا انا فاعبدون

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۵۸۰، مکتبہ ختم نبوت پشاور)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِ اَنَّهٗ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ (سورۃ الانبیاء، ۲۵)

اس آیت میں ساجد خان اَرۡسَلۡنَا کو ارسلنك بنادیا یعنی حرفِ "كَ" کا اضافہ کر دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۴۸ ایک اور تحریف ساجد خان دیوبندی کی ملاحظہ کریں، لکھتا ہے کہ

وممن حولك من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة

مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم

(دفاع اہل السنۃ والجماعۃ، ص ۶۵۷، مکتبہ ختم نبوت پشاور)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛ مَرَدُوۡا

عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ (سورۃ التوبہ، ۱۰۱)

یہاں ساجد خان دیوبندی حَوۡلَكُم سے "كُ" غائب کر کے حولك بنا دیا ہے۔

ساجد خان نقشبندی کی کتاب " دفاع اہل السنۃ والجماعۃ" کے دندان شکن بلکہ منہ توڑ جواب کے لئے ملاحظہ کریں ڈاکٹر ارشد مسعود اشرف چشتی صاحب قبلہ کی کتاب "تحفظِ اہل سنت وجماعت"

تحریف نمبر: ۴۹ اور اب نجیب اللہ عمر دیوبندی کی تحریف بھی دیکھ لیں، لکھتا ہے

انا جعلنا الشیطٰن اولیاء للذین لایؤمنون

(بریلویوں سے شیطان کی محبت، ص۸، ناشر انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ، طبع اول ۲۰۱۲)

حالانکہ قرآن مجید کی آیت اس طرح ہے

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

(سورۃ الاعراف، ۲۷)

نجیب اللہ عمر دیوبندی نے بھی اپنی دیوبندیت کی پہچان کو ظاہر کرتے ہوئے الشَّیٰطِیْنَ کو الشیطٰن بنادیا یعنی حرفِ "ی" اڑاکر تحریف کوانجام دیا۔

تحریف نمبر: ۵۰ ایک اور محرف قرآن ہے جس کانام ہے عمیر قاسمی، یہ لکھتا ہے کہ

او کظلمٰت فی بحر اللجی یغشہ موج من فوقہ سحاب

ظلمت بعضھا فوق بعض

(فضل خداوندی بر اہل سنت دیوبندی، ص۲۲۸، ناشر مکتبہ صوت القرآن دیوبند، ۲۰۱۷)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ

(سورۃ النور، ۴۰)

عمیر قاسمی اپنے مسلکی بھائیوں کی روش پر چلتے ہوئے اس آیت سے **مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ** غائب ہی کر دیا، قرآن کریم کی آیت میں **مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ** دو مرتبہ ہے لیکن عمیر قاسمی نے ایک لکھا اور ایک اڑا دیا، اور پھر **بَحۡرٍ لُّجِّیٍّ** میں "ال" شامل کرکے **بحر اللجی** بنا دیا ہے۔

تحریف نمبر: ۵۱ یہی عمیر قاسمی ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ

ولا تدعوا من دون الله مالا ینفعك ولا یضرك فان فعلت

فانك اذا من الظالمين

(فضل خداوندی بر اہل سنت دیوبندی، ص ۳۱۵، ناشر مکتبہ صوت القرآن دیوبند، ۲۰۱۷)

جبکہ قرآن مقدس کی آیت اس طرح ہے

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ (سورۃ یونس، ۱۰٦)

اس آیت میں عمیر قاسمی **وَلَا تَدۡعُ** کو **ولا تدعوا** بنا دیا ہے، مگر ذریتِ دینِ دیوبندیت کو یہ تحریفات کہاں دکھائی دیتی ہیں۔

محترم قارئین کرام!

یہ تھیں دینِ دیوبندیت کے اکابر و اصاغر کی قرآن مقدس کی آیات میں ۵۱ تحریفات، جس میں صرف اور صرف معروف علماء دینِ دیوبندیت کو پیش کیا گیا ہے حالانکہ ابھی اور بھی متعدد معروف و غیر معروف دیو کے بچّوں کی تحریفات میرے پاس موجود ہیں، اگر ضرورت پڑی تو ان شاء اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ آئندہ ایڈیشن میں انہیں بھی شامل کر کے کتاب کا نام "۱۰۱ تحریفات" یا "۱۵۱ تحریفات" کر دیا جائے گا۔

ضروری نوٹ

اس کتاب کے لکھنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ دینِ دیوبندیت کے بے غیرت و بے لگام مولویوں کو اس کے گھر کا آئینہ دکھایا جائے، تاکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر "محرف قرآن" کے الزام کا بارہا تشفی بخش جواب دیئے جانے کے باوجود وہی مری مکھّی لے کر دوسرا دیوبندی نمودار ہونے سے پہلے اپنے گھر میں کی گئی تحریفات کو اور اپنے اکابر و اصاغر "محرفین قرآن" کے مکروہ چہروں کو دیکھ لیں، اور کتابت و کمپوزنگ کی غلطی یا ناشرین کتب کی غفلت و بے توجہی کو کتاب کے مصنف و مرتب کی غلطی یا تحریف کہنے یا لکھنے سے باز رہیں، کیونکہ اس قسم کی غلطیاں کسی کی بھی کتاب میں ہو سکتی ہیں، جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا.......... باوجود اس کے اب بھی اگر کوئی دیو کا بچّہ بات سمجھنے کو راضی نہ ہو تو اس کے لئے عرض کرتا چلوں کہ یہ ۵۱ تحریفات تو وہ ہیں جو اپنی اپنی کتابوں میں دیوبندیوں نے کی ہیں، لیکن ذریتِ دینِ دیوبندیت نے تو قرآن کریم کے نسخوں میں بھی تحریفات وہ بھی لفظی تحریفات کو انجام دیا ہے، جس کا اقرار خود دیوبندیوں کو ہے

نسخۂ قرآن کریم میں بھی تحریفات

جی ہاں! اس معاملے میں بھی دینِ دیوبندیت اپنی مثال آپ ہے، چند حوالے ملاحظہ فرمائیں محمد زکی دیوبندی "مستند موضح قرآن" کے "عرض ناشر" میں لکھتا ہے کہ

"موضح قرآن کی اسی غیر معمولی اہمیت و عظمت کے پیش نظر اس کو برصغیر پاک وہند میں بڑے اہتمام کے ساتھ طبع وشائع کیا جاتا رہا ہے تاہم خدا جانے کیا اسباب تھے کہ یہ زیور بے بہا طابعین وناشرین کی ایسی کوتاہیوں اور بے احتیاطیوں کی بھی زد میں رہا ہے جو اس کی حیثیتِ شان کو دیکھ کر قابل صد افسوس معلوم ہوتی ہیں، چنانچہ بعض ایسی اغلاط بشکل "تحریفات لفظی و معنوی" اس میں در آئی تھیں"

(مستند موضح قرآن، ص ۴)

اسی بات کا اعتراف کرتے ہوئے اخلاق حسین قاسمی لکھتا ہے کہ

"مستند موضح قرآن میں سابق نسخوں کی کتابتی غلطیوں اور "لفظی تحریفات" کو دور کر کے ایک صحیح نسخہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے"............ (مستند موضح قرآن، ص ۱۳)

عبد السلام قدوائی دیوبندی لکھتا ہے کہ

"اہلِ مطابع کے ہاتھوں شاہ صاحب کے ترجمہ کے ساتھ جو ہو رہا تھا

اس پر ملال سب کو تھا مگر کسی کو اتنے بڑے کام پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ ہوتی تھی" ....(مستند موضح قرآن، ص۱۷)

پاکستان کے معروف اشاعتی ادارہ "تاج کمپنی" کو عرض کرتے ہوئے سعید الرحمن علوی لکھتا ہے

"آپ اشاعت قرآن کا اتنابڑا کام کررہے ہیں اور اب شاہ صاحب کا جو نسخہ آپ کے یہاں سے مسلسل چھپ رہاہے اس میں بہت اغلاط ہیں، ازراہ نوازش یہ تصحیح شدہ نسخہ چھاپ دیں، لیکن ان بندگان خدانے جس بے مروتی اور بے رخی کا برتاؤ کیا اس کا شدید صدمہ ہوا" ....(مستند موضح قرآن، ص۲۰)

اور اب اخلاق حسین قاسمی کا لکھا بھی ملاحظہ کرلیں، لکھتاہے کہ

"مستند موضح قرآن کی ترتیب میں اس ناچیز کو پونے دو سو برس کے اندر چھپنے والے پندرہ قدیم و جدید ایڈیشن حاصل کرکے اپنے سامنے رکھنے پڑے تاکہ اس طویل عرصہ میں موضح قرآن کے قدیم اور نادر محاورات اور ہندی اور سنسکرت اور اردو کے قدیم الفاظ کو کاتبوں کی غفلت اور اہل مطابع کی لاپرواہی نے جس طرح بگاڑ دیا تھا انہیں درست کیا جاسکے "(مستند موضح قرآن، ص۲۵)

عقل مندرا اشارہ کافی است

ایمان و عقیدے کی مضبوطی اور دیوبندیوں کے مکر و فریب سے آگاہی کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں۔
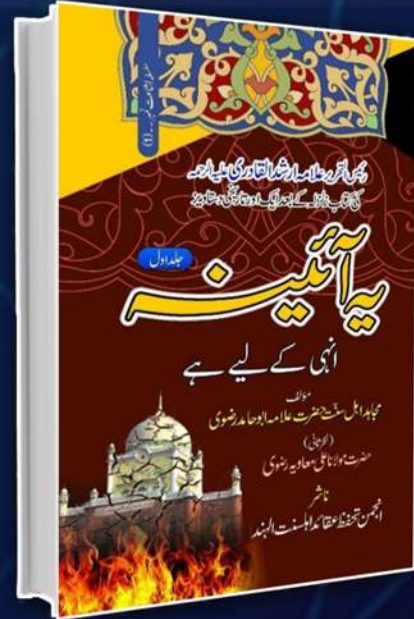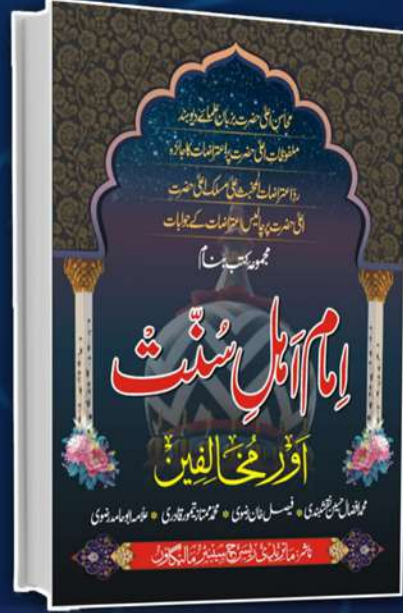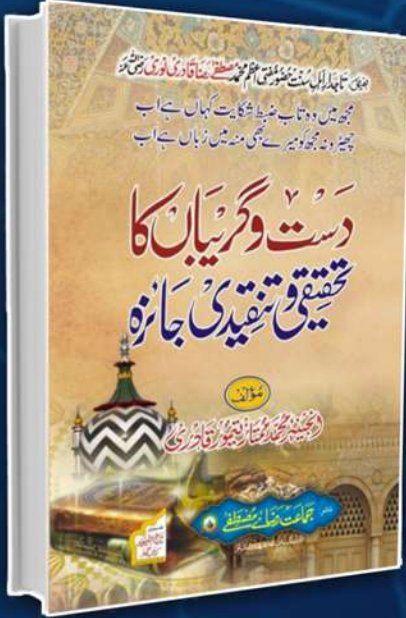
برقی مجلّہ "ضربِ اہلِ سنت" ہر ماہ حاصل کرنے کے لئے وزٹ کریں

https://zarbeahlaysunnat.blogspot.com